پروفیسر حمد اللہ قریشی ، گورنمنٹ کالج صوابی

بحث وتحقیق

جبین کا معنی پیشانی بھی ہے

جنوری ۱۹۹۲ء کے الحق میں محترم مولانا سید تصدق بخاری صاحب کے مضمون پر میں نے جو تبصرہ کیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے اگست ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں اس اصرار کے ساتھ کہ جبین کے معنی صرف اور صرف پیشانی کی کروٹ کے ہیں ایک اور مضمون شائع کرایا ہے ، انہوں نے نصیحت کے طور پر لکھا ہے کہ بزرگوں کی غلطیوں کی بے جا وکالت نہیں ہونی چاہیے۔ ان کی یہ بات اصولی طور پر صحیح ہے کہ بزرگ معصوم عن الخطاء نہیں ہیں لہٰذا ان کی غلطیوں سے پردہ اٹھانا اور ان پر تنقید کرنا کوئی گناہ نہیں لیکن بزرگوں کی صحیح باتوں کو خواہ مخواہ غلط ثابت کرنے کی کوشش کرنا تو بہرحال گناہ کا کام ہے فاضل مقالہ نگار کا پہلا مقالہ پڑھ کر میں نے محسوس کیا کہ چند بزرگوں پر غلط ترجمہ کرنے کا بے بنیاد الزام لگایا گیا ہے ، چنانچہ میں نے یہ اخلاقی فرض جانا کہ ان کے دفاع میں کچھ لکھوں . فاضل مقالہ نگار کی خدمت میں میں نے سبع معلقات کے معلقہ خامسہ کے ایک شعر کا ایک مصرعہ پیش کیا جس میں صاف طور پر جبین کا لفظ پیشانی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے . میرے وجدان کی پکار یہ تھی کہ جبین کا لفظ عربی زبان سے اُردو میں آیا ہے اس لیے کہ یہ لفظ قرآن عظیم الشان میں مذکور ہے . مجھے حسن زیات اور علامہ رشید رضا کی ان باتوں سے کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ قرآن میں عجمی الفاظ بھی ہیں جیسا سجیل وغیرہ ، اس لیے میں نے اپنے مقالہ میں اس کا برملا اظہار کر دیا تاہم جب مولانا محترم نے مجھے چند اردو لغات پڑھنے کا مشورہ دیا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ جبین کا لفظ کہاں سے آیا ہے تو میں بخوشی اس کے لیے آمادہ ہوا اس لیے کہ ٹھوس حقائق کے سامنے طبعی وجدان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی چنانچہ میں نے جامع اللغات ، فیروز اللغات اردو جامع ، فیروز اللغات فارسی اور بدخشانی کی اردو لغت پڑھی تو یہ دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور مسرت بھی کہ انہوں نے بھی جبین کا ماخذ عربی بتایا ہے۔

جبین اور جبینان کی بحث کے سلسلے میں فاضل مقالہ نگار نے میرے ایک استدلال کے جواب میں سورۃ توبہ کی ایک آیت کو اس تاثر کے ساتھ پیش کیا ہے کہ خواہ کوئی قرینہ ہو یا نہ ہو کتاب وسنت میں بعض مقامات پر تثنیہ کے لیے واحد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے . پھر اس آیت سے انہوں نے عجیب قسم کا استدلال کیا ہے، لکھتے ہیں کیا

آپ یہاں بھی یہ فرماتیں کہ صرف اللہ کو راضی کرلو، اس کا رسول ناراض پڑا رہنے دو، یا صرف اللہ کے رسول کو راضی کرلو اور (معاذ اللہ) اللہ کو ناراض رہنے دو، گویا ان کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ الگ راضی کرنے کا تصوّر ہے۔ مقالہ نگار کے اسی ہی تصوّر کی اصلاح کی خاطر اس معجز کتاب میں ھما کی جگہ ہٗ کا ضمیر لایا گیا ہے تاکہ قرآن کے قاری سمجھ لیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا شئ واحد ہے اور اس تصور کا خاتمہ ہو جائے کہ اللہ راضی ہو کر رسول ناراض بھی پڑا رہ سکتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو کر اللہ ناراض بھی رہ جاتا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اسی آیت "وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ" کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔ "وانما وحد الضمیر لانہ لا تفاوت بین رضاء اللہ و رضاء رسولہ فکانهما فی حکم شئ واحد وقیل الضمیر راجع الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لان الکلام فی ایذاء الرسول وارضائہ[1] "واحد ضمیر اس لیے لایا گیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا میں کوئی فرق نہیں گویا وہ حکماً ایک ہی چیز ہے اور کہا گیا ہے کہ ضمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راجع ہے کیونکہ بحث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے اور راضی کرنے کی ہے۔" میں نے اپنے پہلے مقالہ میں دعویٰ کیا تھا کہ جبین کا معنی پیشانی بھی ہے، اس کے لیے میں نے جو دلائل دیئے تھے اس کو کافی سے بھی زیادہ سمجھتا تھا لیکن اب محسوس ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ امام بخاریؒ اور دوسرے محدّثین نے وان جبینہ لیتفصد عرقاً کے جو الفاظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی نقل کئے ہیں اس کی تفصیل دوسری روایات میں ملتی ہے جس سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ پسینہ کہاں سے پھوٹتا تھا۔۔۔۔ ہشامؒ کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ قالت ان کان لینزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃ الباردۃ ثم تفیض جبهته عرقاً[2] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھنڈی صبح میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہتا" بات بالکل واضح ہو گئی کہ جس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جبین کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں اس سے ان کی مراد پیشانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اُس روایت سے اس کی مزید تصدیق ہوتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا" وان کان جبینہ لینطف بالعرق فی الیوم الشاتی اذا اوحی الیہ[3]" ان کی جبین مبارک سے سردی کے دنوں میں پسینہ ٹپکتا جب ان کو وحی کی جاتی" نطافہ

---

[1] ۔ التفسیر المظہری، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان ج ۴ ص ۲۵۵۔ [2] امام ابو الحسین مسلمؒ "الصحیح المسلم" اصح المطابع آرام باغ کراچی۔ ج ۲ ص ۲۵۷۔ باب طیّب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک۔

[3] ۔ جلال الدین سیوطیؒ "الخصائص الکبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم" المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور پاکستان ج ۱ ص ۱۱۹

مشکیزہ سے ٹپکنے کو کہتے ہیں۔ پیشانی کی کروٹوں سے پسینہ نہیں ٹپکتا بلکہ وہ داڑھی میں جذب ہو جاتا ہے اور جب یہ پسینہ داڑھی سے ٹپکتا ہے تو پھر کہا جاتا ہے کہ داڑھی سے پسینہ ٹپک گیا نہ کہ جبین سے۔ جب ہم اس بات سے واقف ہو جاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت سر جھکاتے ہوتے تو اس یقین میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے کہ پسینہ ان کی پیشانی سے ٹپکتا نہ کہ کروٹوں سے، اس بارے میں عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں " كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه الوحي نكس رأسه[1]، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی ہوتا تو آپ سر جھکائے رہتے " اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ احادیث میں جہاں جبین سے پسینہ ٹپکنے کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد پیشانی ہے۔ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے وحی کی کیفیت کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جبین کا معنی پیشانی ہی ہے فرماتے ہیں " نظرت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوحى اليه وله غطيط كغطيط البكر محمرة عيناه وجبينه[2]" جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوتی تو میں آپ کو دیکھتا کہ آپ اونٹ کے بچوں کی طرح خراٹے لیتے اور آپ کی جبین اور آنکھیں سرخ ہوتیں "۔ ذرا غور کیجئے ایک عاشق محبوب کے چہرے ہی کو دیکھتا ہے اس صحابی رضی اللہ عنہ عاشق رسول کا بھی یہی حال ہے۔ اس کے محبوب پر وحی اترتی ہے وہ اس کا نظارہ کرتا ہے، چہرۂ اقدس کو دیکھ کر اپنے ذہن میں اس کی تصویر بناتا ہے وہ تصویر یہ ہے کہ آنکھیں سرخ پیشانی سرخ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کاتب وحی نے یہ تصویر یوں کھینچی ہے " كان اذا نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقل لذلك وتحدر جبينه عرقا كانه الجمان[3]" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوتی تو ان کو تکلیف ہوتی اور ان کی جبین مبارک سے پسینہ اس انداز سے ٹپکتا گویا موتیاں ہیں "۔ کیا کروٹ سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکتا ہے؟ جبین سے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے جو صفات بیان کئے ہیں ان میں سے سردست میں صرف تین کو ضبط تحریر میں لاتا ہوں۔

(۱) مفاض الجبين[4] (۲) صلت الجبين[5] (۳) واسع الجبين[6]۔ ان تینوں کے معنی ہیں کشادہ پیشانی والا نہ کہ کشادہ کروٹوں والا۔ آئیے ذرا آگے بڑھتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ رمضان کی اکیسویں رات کی صبح کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوتے تو ان کے جبہہ مبارک پر مٹی کا اثر تھا الفاظ یہ ہیں " فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فى الماء والطين قال حتى رأيت اثر الطين فى جبهته[7] " میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] الصحیح المسلم ج ۲ صفحہ ۲۵۷ [2] الخصائص الکبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ صفحہ ۱۱۹ [3] ایضاً
[4] ایضاً صفحہ ۳ [5] ایضاً صفحہ ۵ [6] ایضاً صفحہ ۶۔
[7] الصحیح المسلم ج ۱ صفحہ ۳۷۰۔ باب فضل لیلۃ القدر۔

کو پانی اور مٹی میں سجدہ لگاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ ان کی پیشانی مبارک پر میں نے مٹی کے اثرات دیکھ لیے"۔ اب یہی ابو سعید خدریؓ اس حدیث کو دوسرے لوگوں کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں " فخرج حین فرغ من صلوٰۃ الصبح وجبینه وروثة انفه فيهما الطين والماء[1]" جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو ان کی جبین اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا۔ یہ صحابی ایک جگہ جبہہ کا اور دوسری جگہ جبین کا لفظ کیوں بولتے ہیں؟ اس لیے کہ ان کے ہاں دونوں کے معنی پیشانی ہیں یہ ہیں نفوس قدسیہ جو عربی قواعد اور قرآنی تعلیمات سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ واقف تھے ان کی آراء پڑھنے کے بعد قارئین الحق کے اس یقین میں اضافہ ہوا ہوگا کہ جبین کا معنی پیشانی ہی ہے تاہم ان کے مزید اطمینان کی خاطر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی پیش کرتا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبہہ ہی کو جبین کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لأنفسكم فذوقوا ما کنتم تکنزون[2]" اس کا ترجمہ یہ ہے "ایک دن ایسا آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا ـــ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو" جباہ، جبہہ کا جمع ہے جس کا معنی پیشانی ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اب دیکھئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے جبہہ کی جگہ کس لفظ کا استعمال فرماتے ہیں" عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا یؤدی منها حقها الا اذا کان یوم القیامة صفحت له صفائح من نار فاحمی علیها فی نار جهنم فیکوی بها جنبه وجبینه وظهره[3]" کوئی سونے چاندی کا مالک نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو، مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اس کی چاندی سونے کے تختے بنائیں جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کیے جائیں گے پھر اس کی جبین اور کروٹیں اور پیٹھ داغی جاویں گی"۔ امید ہے قارئین کرام کا ذہن صاف ہو چکا ہوگا اب اصل موضوع سے ہٹ کر جناب محترم ومکرم کے مقالہ سے جو مجموعی تاثر اُبھرتا ہے اس کا ذکر کرتا ہوں، یہ مقالہ جلدی میں لکھا گیا ہے حالانکہ تحقیقی مقالوں میں دماغ سوزی اور دلسوزی کی ضرورت ہوتی ہے، محترم نے میرا نام حمد اللہ کے بجائے حمید اللہ لکھا ہے، میں نے علامہ اقبال کا جو شعر پیش کیا تھا اس کا پہلا مصرعہ ہے " تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ" محترم نے لکھ کے بجائے " رکھ" کا لفظ لکھا ہے، صفحہ ۴۲ پر ایک شعر لکھا ہے " اگر آنکھیں بند ہیں تو پھر دن بھی رات ہے، اس میں بھلا قصور کیا

---

[1] الصحیح المسلم ج ۱ صفحہ ۳۷۰، باب فضل لیلۃ القدر۔ [2] التوبۃ آیت ۳۵

[3] الصحیح المسلم ج ۱ صفحہ ۳۱۸، باب اثم مانع الزکوٰۃ۔

آفتاب کا۔ صفحہ ۱۱۱ کے شعر کے آخری مصرعہ میں بھی سقم ہے۔ صفحہ ۱۱۲ پر ایک آیت کے ترجمہ کی تصحیح بھی ہونی چاہیئے "وتلہ للجبین" کے معنی ہیں اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹا دیا۔ یا ماتھے کے بل گرا دیا جب کہ محترم و مکرم نے اس کا معنی یوں کیا ہے "تو باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹا دیا" یہ معنی اس وقت صحیح ہوتا جب قرآن کے الفاظ "وتلہ" کی جگہ "فتلہ" ہوتے، تحقیقی مقالات میں سب و شتم طنز و تضحیک اور تنقیص کو معیوب نظر سے دیکھا جاتا ہے، افسوس کہ محترم و مکرم نے ان باتوں کا خیال نہیں کیا ہے پھر بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک ایسے محترم و مکرم پر ذاتی حملے کئے گئے ہیں جن کا مقالہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو ساٹھ ستر سال ہوئے اپنے خدا سے جا ملے ہیں، مقلد ثم غیر مقلد کی پھبتی کسنا اور یہ کہنا کہ ان کی کتاب کسی نے نہیں خریدی اور وہ بوسیدگی و کہنگی کے مراحل طے کر رہی ہے کوئی وزنی باتیں نہیں ہیں۔ میں نے صوبہ سرحد کی کوئی لائبریری نہیں دیکھی جس میں مولانا وحید الزماں کی لغات الحدیث نہیں پڑی ہے، انہوں نے بخاری اور مسلم کے جو شروح لکھے ہیں اس کے لیے بھی وہ قابل احترام ہیں ان کی وفات کے بعد بھی مختلف مکتبے ان کی کتابوں کو چھپوا رہے ہیں اس لیے کہ ان کو معلوم ہے کہ یہ کتابیں مقبول خواص و عوام ہیں۔ الحق کے صفحات کے ذریعے میں قارئین الحق اور مولانا محترم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کو فی زمانہ بڑے چیلنج درپیش ہیں یہ بات کہ ابراہیم علیہ السلام نے جس مینڈھے کو ذبح کیا تھا اس کا گوشت کس نے کھایا اور یہ کہ ذبح کرتے وقت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل گرا دیا گیا تھا یا پیٹ پڑی پر، اور یہ کہ آسمان میں مخلوق ہے یا نہیں، یہ اور اس قسم کی باتیں غیر ضروری ہیں، فی زمانہ علماء کرام کو اپنی صلاحیتیں اسلام کو بالا و برتر اور زندہ جاوید انقلابی دین کی حیثیت سے پیش کرنے میں صرف کرنی چاہیئیں، امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر سے مسلمانوں کو بچانے کی تدبیر، افغانستان میں مجاہدین کے اتفاق و اتحاد کی فکر، غیر سودی بنکاری کا نقشہ، فروعی اختلافات میں اعتدال کی راہ کی تلاش اور عالم اسلام کو مضبوط دفاعی قوت میں تبدیل کرنا یہ ہے اصل کام۔ اور یہی اصل کام علمائے کرام ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔

خوشخبری

مکتبہ شریفیہ اردو بازار کراچی کی طرف سے علماء اور طلباء کیلئے

شرح معانی الآثار المعروف بہ "طحاوی شریف" کی آسان اردو شرح

ایضاح الطحاوی

جلد دوم

از باب التطبیق تا کتاب الجنائز، شارح: مولانا شبیر احمد قاسمی مدظلہ، شائع ہوگئی ہے۔ قیمت مجلد اعلیٰ ۱۲۰/-

قیمت جلد اول ۱۰۵/-

ناشر: تنویر احمد شریفی ملنے کا پتہ مکتبہ رشیدیہ قادری منزل پاکستان چوک کراچی

خط نستعلیق، نسخ، ثلث، رقع، دیوانی میں سرورق، طغری اور قرآنی آیات کی کتابت کا بہترین مرکز: کاشانۂ کتابت۔ کراچی

اپنی جہاز راں کمپنی

پی این ایس سی

کے

جہاز

سے مال بھیجیے

بروقت - محفوظ - باکفایت

پی۔ این۔ ایس۔ سی برّاعظموں کو ملاتی ہے۔ عالمی منڈیوں کو آپ کے قریب لے آتی ہے۔ آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل برآمدکنندگان اور درآمدکنندگان، دونوں کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔

پی۔ این۔ ایس۔ سی قومی پرچم بردار۔ پیشہ ورانہ مہارت کا حامل جہاز راں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں

قومی پرچم بردار جہاز راں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے

پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہاز راں ادارہ

PNSC PID Islamabad